محمد وسیم اختر مفتی

حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حضرت فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سگی بہن تھیں۔ ان کے والد کا نام خطاب اور دادا کا نام نفیل بن عبدالعزیٰ تھا۔ اپنے قبیلے میں ایک ممتاز مقام رکھنے کے باوجود خطاب مال و دولت والے نہ تھے، ایک زمانے میں وہ لکڑیاں ڈھوتے تھے۔ عدی بن کعب حضرت فاطمہ بنت خطاب کے آٹھویں اور کعب بن لوی نویں جد تھے۔ عدی کے بھائی مرہ بن کعب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھویں جد تھے۔ اس طرح کعب بن لوی پر ان کا شجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرے سے جا ملتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے موحد زید بن عمرو بن نفیل بھی بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت فاطمہ کے والد خطاب بن نفیل، زید بن عمرو بن نفیل کے چچا ہونے کے ساتھ ماں جائے بھائی بھی تھے، اس لیے کہ ان دونوں کی ماں جیداء پہلے نفیل اور پھر ان کے بیٹے عمرو کے نکاح میں رہی۔ جاہلیت میں ایسی شادیاں عام تھیں، قرآن مجید نے اسے بے حیائی اور گناہ والا نکاح قرار دے کر حرام کر دیا:

وَلَا تَنۡكِحُوۡا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ، اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقۡتًا وَسَآءَ سَبِيۡلًا. (النساء ۴: ۲۲)

''ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمھارے آبا نکاح کر چکے، مگر جو پہلے ہو چکا، سو ہو چکا۔ یقیناً یہ کھلی بے حیائی، قابل نفرت کام اور برا چلن ہے۔''

جب زید نے بتوں کی پوجا اور ان کے چڑھاوے چھوڑے اور لوگوں کو بھی ان کی عبادت سے منع کرنے لگے تو خطاب نے ان کی شدید مخالفت کی اور قبیلے کے لوگوں کے ساتھ مل کر انھیں مکہ سے نکال باہر کیا۔ خطاب نے عربوں کی مشہور جنگ حرب فجار میں بھی شرکت کی۔

خطاب نے کثرت اولاد کی خاطر کئی شادیاں کیں، ان کی ایک زوجہ حنتمہ بنت ہاشم بنو مخزوم سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان سے حضرت فاطمہ اور حضرت عمر کی ولادت ہوئی۔ حضرت فاطمہ، حضرت عمر اور حضرت زید بن خطاب سے چھوٹی تھیں۔

حضرت فاطمہ بنت خطاب کی شادی اپنے چچا کے پوتے حضرت سعید بن زید سے ہوئی۔ میاں بیوی، دونوں کا شمار قرآن مجید کے بیان کردہ 'اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'* میں ہوتا ہے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا، تاہم اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ حضرت سعید کے والد زید بن عمرو بن نفیل نے دعا کی تھی کہ اے اللہ، اگر تو نے مجھے نعمت اسلام پانے کی مہلت نہ دی تو میرے بیٹے سعید کو اس سے محروم نہ رکھنا۔ ان کی تربیت اور دعا ہی کا نتیجہ تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تو وہ فوراً (۶۱۱ء، ۲ نبوی) مسلمان ہو گئے۔ بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہ بنت خطاب ان سے بھی پہلے ایمان لا چکی تھیں۔ ابن اسحٰق کی ترتیب کردہ پہلے پچاس مسلمانوں کی فہرست میں حضرت سعید بن زید کا سترھواں اور حضرت فاطمہ بنت خطاب کا اٹھارواں نمبر ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابن سعد نے ''النسب'' نامی کتاب کے حوالے سے حضرت سعید کی اہلیہ کا نام حضرت فاطمہ بنت خطاب کے بجائے حضرت رملہ بنت خطاب نقل کیا اور کہا کہ یہی ام جمیل ہیں۔ کسی دوسرے حوالے سے ان کی بات کی تائید نہیں ہوتی۔ دار قطنی نے ان کا نام حضرت امیمہ بتایا۔ ابن حجر نے ان مختلف روایات میں اس طرح توافق کیا کہ نام: فاطمہ، لقب: امیمہ اور کنیت: ام جمیل ہے۔ Wikipedia کے مضمون نگار نے حضرت فاطمہ، حضرت رملہ، حضرت ام جمیل کو ایک ہی شخصیت قرار دیا ہے۔

حضرت فاطمہ بنت خطاب اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید مکہ ہی میں مقیم رہے اور حبشہ ہجرت نہ کی۔

حضرت عمر بن خطاب میں شدید قومی عصبیت پائی جاتی تھی۔ وہ دین جاہلی پر اسلام کی آمد سے پڑنے والی مصیبت کو رفع کرنا چاہتے تھے۔ ۵ نبوی میں ہونے والی ہجرت حبشہ نے ان میں قریش کے تتر بتر ہونے کا شدید احساس پیدا کر دیا تھا۔ انھیں اس کا حل یہی سوجھا کہ اسلامی دعوت کے منبع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں تاکہ قوم پھر متحد ہو جائے۔ ابوجہل نے انھیں سو اونٹ اور ایک ہزار اوقیہ چاندی انعام دینے کا وعدہ کیا۔ ۶ نبوی میں وہ اپنی تلوار لہراتے ہوئے دار ارقم کو روانہ ہوئے جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور چالیس کے قریب مسلمان مجتمع تھے۔

---

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔

راستے میں حضرت نعیم بن عبداللہ ملے، انھوں نے سمجھایا کہ کیوں دیوانہ ہو رہے ہو، اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا تو بنو عبد مناف تمھیں جیتا نہ چھوڑیں گے۔ اپنے گھر کے معاملات کیوں نہیں سدھار لیتے، تمھاری بہن فاطمہ بنت خطاب اور بہنوئی سعید بن زید مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت عمر فوراً واپس پلٹے، بہن کے گھر میں حضرت خباب بن ارت سورۂ طٰہٰ کی تعلیم دے رہے تھے، ان کی آہٹ سن کر چھپ گئے۔ حضرت عمر اپنے بہنوئی سے گتھم گتھا ہوئے، بہن نے چھڑانا چاہا تو ان کا سر پھاڑ دیا۔ آخر کار دونوں نے اقرار کر لیا کہ وہ اللہ و رسول پر ایمان لے آئے ہیں، جو آپ کے جی میں آتا ہے کر لیں۔ اب حضرت عمر شرمندہ ہو گئے اور قرآن کا وہ صفحہ مانگا جو وہ پڑھ رہے تھے۔ بہن اور بہنوئی کے اصرار پر انھوں نے غسل کیا، ورق ہاتھ میں لے کر آیات قرآنی تلاوت کرنے کی دیر تھی کہ ان کی کیفیت بدل گئی، وہ رونے لگے۔ حضرت خباب نے موقعے کا فائدہ اٹھایا، حضرت عمر کے سامنے آ گئے اور انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا سنا کر دعوت اسلام دے ڈالی جو آپ نے حال ہی میں فرمائی تھی: ''اے اللہ، اسلام کو ابوالحکم بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب کی تائید عطا کر۔'' انھوں نے مزید کہا کہ اللہ نے ابوجہل کے بجائے آپ کو دعوت نبوی کی تائید کے لیے چن لیا ہے۔ حضرت عمر نے علی الفور خدمت نبوی میں پیش ہونے کی خواہش کی، حضرت خباب انھیں کوہ صفا کے قریب دار ارقم میں لے آئے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ صحابہ جمع تھے، ان سب کے سامنے حضرت عمر ایمان لے آئے۔ آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے ان کے قبول اسلام کا خیر مقدم کیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت فاطمہ بنت خطاب کے علاوہ حضرت سعید بن زید کی زوجیت میں سات مزید بیویاں اور بارہ امہات اولاد آئیں۔ ان کی کل اولاد کا شمار چودہ لڑکے اور انیس لڑکیاں کیا گیا ہے۔ حضرت رملہ بنت خطاب (یا حضرت فاطمہ بنت خطاب) سے عبدالرحمٰن (اکبر) نامی ایک ہی بیٹا پیدا ہوا۔

ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت خطاب نے اپنے شوہر حضرت سعید بن زید کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ مدینہ میں ان کی زندگی کیسے گزری اور ان کی وفات کب ہوئی؟ افسوس ہے کہ ہمیں اس کی کہیں سے اطلاع نہ ہو سکی۔ حضرت سعید بن زید کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شام بھیج رکھا تھا، اس لیے وہ جنگ بدر میں حصہ نہ لے سکے، البتہ انھوں نے غزوۂ احد اور باقی غزوات میں حصہ لیا اور ۵۱ھ (۶۷۱ء) میں عہد اموی میں فوت ہوئے۔ ان کی مدنی زندگی کے تمام حالات کتب سیر صحابہ میں پائے جاتے ہیں، جب کہ حضرت فاطمہ بنت خطاب کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

ابن حجر نے واقدی کے حوالہ سے حضرت فاطمہ بنت خطاب سے مروی ایک روایت نقل کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت برابر خیر میں رہے گی، جب تک (اس کے) فاسق علما، جاہل قرا اور جابر حکمرانوں میں

دنیا کی محبت ظاہر نہ ہوگی۔ جب ایسا ہوا تو مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ ان پر عمومی عذاب نازل کر دے گا۔ اس سماعی روایت کے مضمون سے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا آخری دور بھی دیکھا ہوگا۔

مطالعۂ مزید: السیرة النبویة (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابة فی معرفة الصحابة (ابن اثیر)، البدایة والنہایة (ابن کثیر)، الاصابة فی تمییز الصحابة (ابن حجر)، Wikipedia۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com